رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اعلیٰ حضرت کا
عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

01-November-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرود شریف کی فضیلت

بحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شہنشاہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

”مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ“

یعنی جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہو گی۔ پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۲۴۷/۵، حدیث: ۳۳۹۱

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! صفرُ المُظفَّر کا بابَرکت مہینا جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مُبارک مہینا ہے جس کو دُنیائے سُنّیت کے عظیم پیشوا، امامِ اہلسُنَّت، مجدّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، اعلیٰ حضرت، الشاہ، الحافظ، الحاج امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے ایک خاص نسبت حاصل ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ پاک نے بہت سی خوبیوں اور کمالات سے نوازا، ان ہی میں سب سے نمایاں خوبی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عشقِ رسول ہے۔ آیئے اس تعلق سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

سیرت کے چند ایمان افروز گوشے اور کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی، جس کے مَطلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں   تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانِبِ گُلزار تشریف لا رہے ہیں۔

مَقْطع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخلُّص آتا ہے) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور بے مایگی (بے۔ما۔یہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ

تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مِصرَعِ ثانی (دوسرے مِصرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھ دِیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمال انکساری (نہایت عاجزی) کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری

حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عرض کرکے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤدَّب (یعنی باادب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت سے مُشَرَّف ہوئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِشْقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذِکرِ رسول کو گویا اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، ساری عُمر اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر مسلمانوں کے جذبۂ عِشْقِ رسول کو گرماتے رہے اور اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و ناموس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاشِقِ صادِق تھے، لہٰذا دِیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو عِشْقِ مُصْطَفٰے میں ڈُوبے ہوئے اَشعار، اُس پاک بارگاہ میں پیش کردیئے۔ رِقّت و سوز سے بھرپور اَشْعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دِیدار کا شربت پِلا کر گویا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عاشِقِ صادق ہونے پر اپنی مُہر لگادی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۳ ملخصًا

عشق اور مَحَبَّت کسے کہتے ہیں:

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ چیز کی طرف مائل (یعنی مُتَوَجِّہ) ہو جانا "مَحَبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان (تَوَجُّہ) پختہ (یعنی مضبوط) ہو جائے تو اُسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۶ ملخصًا)

یعنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ جبکہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت و عشق کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔ حضرت سَیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سے مَحَبَّت کی علامت، قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت، نبیِّ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور نبیِّ آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت، ان کی سُنّت سے مَحَبَّت کرنا اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کرنا اور آخرت سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ قدرِ ضرورت کے علاوہ، دُنیا سے بُغض رکھنا۔ (الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ۲/۴۸، ملتقطاً)

عشقِ رسول کے فوائد:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا، ! سچا عاشقِ رسول وہی ہے جو دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑا کر اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں زندگی گزارتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دنیا کے پیچھے نہیں جاتا۔ جو لوگ عشقِ مُصْطَفٰے کو دُنیا کی پسندیدہ چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں، انہیں یہ عظیمُ الشان انعامات حاصل ہوتے ہیں:

1. اللہ کریم ایسے لوگوں کے دِلوں میں ایمان راسخ (مضبوط) فرما دیتا ہے۔
2. ان کا خاتمہ بھی اچھا ہوتا ہے۔
3. اللہ پاک حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔
4. اِنہیں ہمیشہ رہنے والی جنّتوں میں داخل فرمائے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔
5. ایسے لوگ اللہ پاک کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔
6. منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں، بلکہ امید و خیال سے بھی بڑھ کر نعمتیں پاتے ہیں۔
7. سب سے بڑی خوشخبری یہ کہ اللہ پاک ان سے راضی ہو جاتا ہے۔(ماخوذ از تمہید الایمان:۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت، بریلی شریف کے مَحلّہ جسُولی میں 10 شوّالُ المُکرَّم ۱۲۷۲ ہجری بمطابق 14 جُون 1856 عیسوی کو ہفتہ ہفتے کے دن ظہر کے وقت ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیۂ کریمہ سے اپنا سِنِّ ولادت نکالا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُؕ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲)

ترجَمۂ کنزالعرفان: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ بتغیر

کی مدد کی۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے اعتبار سے حَنَفی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور داداجان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدہ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا مَحَبَّت میں **"اَمَّن میاں"** فرمایا کرتی تھیں، والدماجِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دوسرے رشتے دار **"احمد میاں"** کے نام سے پُکارا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے داداجان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام **"احمد رضا"** رکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[2] جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کا اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مُصطفٰی" تیرے لئے اَمان ہے، تیرے لئے اَمان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاوٰی، ملفوظات اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر ہر سمجھدار یہ بات اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ عِشْقِ رسول آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عُمر بھر، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف بیان کی، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1 . . . فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ ملخصاً
2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۷ ملخصاً

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس پر اِعتراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عِشقِ مُصطفٰے کی شمع لوگوں کے دل میں روشن کرنا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مقصد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشقِ رسول کو ظاہر کرتا نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشقِ رسول کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام، نامِ اَقْدس پر (یعنی محمد) رکھا۔[3]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مُبارکہ، سنّتِ مُصطفٰے کی حقیقی معنی میں آئینہ دار تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بات چیت کرنا، سب سنّت کے مُطابق ہوتا تھا، سنّتوں سے مَحبَّت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں دعوت میں شریک تھے، کھانا لگا دِیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش (پھانک) اُٹھائی اور تناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی (A Type of Cucumber) جسے "تر" بھی کہتے ہیں) کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کو روک دِیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا ۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین حیرت زدہ تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بہت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفْسار پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش (پھانک) کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی ، لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دِیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تھو تھو کرنا

3... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷ ملخصًا

شُروع کردیں، چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے، اِس لئے مجھے گوارانہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔ (1)

مجھ کو میٹھے مُصْطَفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشق نے کڑوی ککڑی کھانا گوارا کر لیا مگر یہ گوارا نہ کِیا کہ کوئی شخص مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب چیز ککڑی کھا کر مُنہ بگاڑے یا کسی طرح کی ناپسندیدگی کا اِظْہار کرے، یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی سُنّت سے سچی مَحبّت کا مُنہ بولتا ثُبُوت ہے، کیونکہ جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت سے مَحبّت کرتا ہے، در حقیقت وہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے مَحبّت کرتا ہے جیسا کہ مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی، اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی، وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! سُنت پر عمل کی برکت سے اللہ پاک کا قُرب نصیب ہوتا ہے، سُنت پر عمل کی برکت سے دونوں جہاں میں کامیابی نصیب ہوتی ہے، سُنت پر عمل کی برکت سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا ہے اور سُنت پر عمل کرنے کی برکت سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

---

1 ... فیضانِ سُنّت، ص۴۵۷

2 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، مکی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی مَحَبَّت کی وجہ سے حدیثِ پاک کا بے اِنتہا اَدَب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث اَدَب کے ساتھ دوزانوں بیٹھ کر دِیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وُضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی شَرح و وضاحت کے دوران اگر کوئی شَخْص بات کاٹنے کی کوشش کرتا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک غُصّے کی وجہ سے سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت پاؤں، زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔ [3]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن وحدیث کے اَدَب واِحترام کا خاص خیال رکھا کریں، قرآن وحدیث اور سُنّتوں بھرے بیانات بھی بھرپُور توجّہ سے سنیں اور تمام تر آداب کا خیال رکھتے ہوئے بے اَدَبی اور غفلت ولاپروائی سے بچا کریں۔ یاد رکھئے! اَدَب انسان کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور بے اَدَبی اُسے ناکامی اور مَحْرُومی کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے۔ افسوس! آج کل ہر طرف بے اَدَبی کا دَور دَورہ ہے بالخُصُوص مُبارک ناموں اور مُقدَّس اَوراق کا اَدَب واِحترام تو اب تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، بسا اوقات اللہ پاک اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ناموں اور آیاتِ قرآنیہ والے اَوراق بیچ راستے بلکہ **مَعَاذَ اللہ** گندی نالیوں تک میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، یونہی بعض لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت نشان میں جان بُوجھ کر یا بے توجُّہی کے سبب ایسے ایسے الفاظ بول جاتے یا لکھ ڈالتے ہیں کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کے لائق نہیں ہوتے۔ اللہ پاک ہمیں با اَدَب بنائے اور بے اَدَبوں کی صحبت اور اُن کی تحریریں پڑھنے سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

3... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۶ ملخصاً

اعلیٰ حضرت پر اللہ پاک اور اُس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص کرم تھا اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا انداز اس قدر دلکش ہے کہ خُود اَدَب کو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر ناز رہے گا، یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام مُبارک ہستیوں کا دل و جان سے اَدَب بجالاتے رہے، مگر پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعاملے میں تو بہت زیادہ اَدَب کا لحاظ رکھا کرتے تھے، اگر کسی کی تحریر یا گفتگو سے مَعَاذَ اللہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے اَدَبی کا پہلو نکلتا یا کسی لفظ سے شانِ اَقْدَس میں کمی کی بُو بھی محسوس ہوتی تو فوراً نصیحت فرماتے، اپنی تحریروں اور نعتیہ شاعری میں بھی اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے بچتے۔ آیئے! اِس ضمن میں دو(2) ایمان افروز واقعات سنتی ہیں چُنانچہ

اَسمائے مقدَّسہ کا اَدَب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی 561 صفحات پر مشتمل کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ 173 پر ہے کہ ایک روز سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے مولانا حَسنَین رضا خان صاحب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتویٰ طلب کرنے والوں کی طرف سے پُوچھے گئے کچھ سوالات سُنا رہے تھے اور جوابات لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر لفظِ اللہ لکھا گیا۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (1) اِسمِ جلالت یعنی اللہ (2) محمد اور احمد اور (3) نہ کوئی آیتِ کریمہ، مثلاً اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: حُضورِ اَقْدَس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام یا اِسمِ جلالت یعنی اللہ لکھنا ہو تو اس کی جگہ مولیٰ تعالیٰ لکھتا ہوں۔ [1]

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۷۳ ملخصاً

خلافِ اَدب الفاظ نہ لکھے

ایک بار حضرت مولانا سیّد شاہ اِسماعیل حَسَن میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک دُرودِ پاک لکھوایا، جس میں حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صِفَت (خوبی) کے طور پر لفظِ حُسَیْن اور زاہِد بھی تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُرودِ پاک تو لکھ دِیا مگر یہ دولفظ تحریر نہ فرمائے اور فرمایا کہ لفظِ حُسَیْن میں چھوٹا ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں اور زاہد اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ (حالانکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اللہ پاک کی عطا سے ہر چیز کے مالک و مُختار ہیں لہٰذا) حضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اِن اَلفاظ کا لکھنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات میں اَدب و تعظیم کا کیسا جذبہ تھا، اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل پر نَقْش ہوچکی تھی، جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک موقع پر خُود ارشاد فرمایا: اگر کوئی میرے دل کے دو(2) ٹکڑے کردے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا پائے گا۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

2... امام احمد رضا اور عشقِ مصطفےٰ، ص ۲۹۳ ملخصاً

3... سوانحِ امام احمد رضا، ص ۹۴

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کی مَحبَّت و اُلفت کا جام پینے اور عشقِ رسول کی انمول دولت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے 8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مدنی انعامات**" پر عمل کرنا بھی ہے، امیر اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے عطا کردہ 63 مدنی اِنعامات نیک بننے اور اپنے احتساب کا بہترین نُسخہ ہے۔ اور اپنا محاسبہ کرنے کے حوالے سے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا "اپنے نفس کا مُحاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے اور وزن کئے جانے سے پہلے اپنے اعمال کا خود وزن کرلو اور بہت بڑی پیشی کے لیے تیار ہو جاؤ" (فیضان احیاء العلوم، ص۷۹)۔ لہٰذا وقت مقرّر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے (یعنی مَدَنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا) رِسالے میں دیئے گئے خانے پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے نیز مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "جنت کے طلب گاروں کے لئے مَدَنی گلدستہ" کے ذریعے دِیگر اسلامی بہنوں کو بھی "مَدَنی انعامات" پر عَمَل کرنے کی ترغیب دِلایئے۔ ہر اِسلامی بہن اِنفرادی کوشش کرنے والے "مدنی اِنعام" پر عمل کرتے ہوئے ہر ماہ مدنی انعامات کے کم از کم 26 رسائل تقسیم کر کے اگلے ماہ وُصول کرنے کی بھی کوشش کیجئے۔ ہَدَف فی ذیلی حلقہ کم از کم 12 رسائل ہیں

❁ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصۡطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے، ❁ مَدَنی انعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) اَسۡلافِ کرام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی یاد دِلاتا ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات بُزرُگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نَقۡشِ قدم پر چلتے

ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعَہ ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے

نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ پرانا گولی مار ڈویژن "فیضِ مرشد" کی ایک اسلامی بہن کا دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی کا سبب کچھ یوں بنا کہ ایک اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ "نیک بننے کا نسخہ" یعنی مدنی انعامات کا رسالہ انہیں تحفہ میں دیا اور اس کا مطالعہ کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اسے پُر کرنے کا ذہن دیا، انہوں نے نیّت کرلی کہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے رسالے کو ضرور پُر کروں گی، جب ان نئی اسلامی بہن نے مدنی انعامات کے رسالے میں دیئے ہوئے سوالات پڑھے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ اس میں ایسی ایسی نیکیوں کی ترغیب دلائی گئی تھی کہ جن سے وہ یکسر غافل تھیں، اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے مدنی انعامات پر عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنالیا، جس کی برکت سے انہیں نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی، نیکیوں سے محبت ہوئی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ مُبلِّغہ دعوتِ اسلامی کی حیثیّت سے مدنی کاموں میں ترقی و عروج کے لیے کوشاں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو ترقی و عروج عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ (انوکھی کمائی، ص۲۷)

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اَقدس میں تھوڑی سی بے اَدَبی و گُستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ گُستاخوں کی گُستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، دُشمنانِ مُصطَفٰے کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں کسی کی ڈانٹ ڈپٹ کو خاطر میں نہ لاتے، اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنے میں مشغول رہتے اور ساری زندگی گُستاخوں کی طرف سے پیارے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و عظمت پر کئے جانے والے حملوں کا سختی سے دِفاع کرتے رہے تاکہ وہ غُصّے میں جَل بُھن کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُرا بھلا کہنا اور لکھنا شُروع کردیں۔ جیسا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے: اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز اپنی ذات پر کئے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے جملوں کی طرف کوئی توجّہ نہ دوں گا، سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے مجھے یہ خدمت سپُرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حِمایت (یعنی دِفاع) کروں نہ کہ اپنی، میں توخُوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، بُرا کہتے اور مجھ پر بُہتان لگاتے ہیں، اِتنی دیر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (شان میں) بدگوئی اور عیب جُوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اِس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزّت و آبرُو عزّتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ڈھال بنی رہے۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس کو اللہ (پاک) اور رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شان میں اَدنیٰ (تھوڑی) سی بھی توہین کرتا پاؤ، اگرچہ وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جُدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گُستاخی کرتا دیکھو، اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم بُزرگ

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ملخصًا

کیوں نہ ہو، اسے اپنے اندر سے دودھ کی مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! تقویٰ و پرہیز گاری ایک ایسی خوبی ہے جس کی برکت سے بندہ اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک فضیلت و بلند مرتبے والا ہو جاتا ہے۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہمارے اندر بھی تقویٰ و پرہیز گاری آجائے، ہمیں بھی اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا نصیب ہو جائے تو ہمیں چاہئے کہ ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور سنتوں کی خدمت کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** بھی ہے۔ یہ مجلس اسلامی بہنوں کو 12 دن کے مختلف کورسز مثلاً مدنی کام کورس، اصلاحِ اعمال کورس، خصوصی اسلامی بہن کورس، فیضانِ قرآن کورس، فیضانِ نماز کورس کرواتی ہے۔ اِن کورسز میں فقہ، تجوید، عقائد، سُنّتیں اور آداب، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کام کی اہمیت و مدنی کام کرنے کا طریقہ، خُصوصی اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا طریقہ، سُنّتیں و آداب، نماز کے مسائل اور مخصوص سُورتیں سکھانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ کریم **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** کو مزید لگن کے ساتھ دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

2... تعلیماتِ امام احمد رضا بریلوی، ص ۵ ملخصًا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! چونکہ ایک سچّے عاشق کے نزدیک محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بھی قابلِ عقیدت و محبَّت اور لائقِ اِحترام و عزّت ہوتی ہے، لہٰذا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ سیّد زادوں سے بھی خاص عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ

حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام، جُزْءِ رسول (یعنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مُنوَّر کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے حق دار ہیں اور اِس پر پُورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سیّد صاحِب کو وہ اُس کی ذاتی جان پہچان یا قابلیت کے اعتبار سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ اِس حیثیّت سے مُلاحظہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا "جُزْء" ہیں، پھر اِس عقیدت و نظریے کے بعد جو کچھ اِن (ساداتِ کرام) کی تعظیم و توقیر کی جائے، سب دُرُست و بجا ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۷۹ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ساداتِ کرام کی محبَّت واُلفت سے بھرپُور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو ایمان افروز واقعات سنتی ہیں تا کہ ہمارے دل میں بھی ساداتِ کرام کی محبَّت و عظمت کا جذبہ پیدا ہو، چُنانچہ

نام لینے والے کی اِصلاح فرمائی

حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رَضَوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت مولانا نُور محمد رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اور حضرت مولانا سیِّد قناعت علی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ یہ دونوں حضرات، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نُور محمد رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے سیِّد صاحب کا نام لے کر اِس طرح پُکارا: قناعت علی، قناعت علی! جب حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشِقِ صادِق، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو (برداشت) نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پُکارا جائے۔ فوراً مولانا نُور محمد صاحب رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بُلوایا اور اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا سیِّد زادوں کو اِس طرح پُکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی اِس طرح پُکارتے ہوئے سُنا؟ (یعنی میں تو اُستاد ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اِختیار نہیں کیا) یہ سُن کر مولانا نُور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نِگاہیں جُھکالیں۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: جائیے! آئندہ خیال رکھئے گا۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّد زادے کی انوکھی تعظیم

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رسالے "تذکرۂ امام احمد رضا" میں تحریر فرماتے ہیں: مدینۃُ المُرشد بریلی شریف کے کسی مَحلّے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مدعو (یعنی دعوت پر بُلائے گئے) تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اِہتمام کیا چُنانچہ آپ

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۸۳ ملخصاً

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار ہو گئے اور چار (4) مزدور، پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ اچانک، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پالکی میں سے آواز دی: ''پالکی روک دیجئے'' پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً باہر تشریف لائے اور بھرّائی ہوئی آواز میں مزدوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے آپ میں سیّد زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذوقِ ایمان، سرورِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو محسوس کر رہا ہے، ایک مزدور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حُضور! میں سیّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدِّد نے اپنا عِمامہ شریف اُس سیّد زادے کے قدموں میں رکھ دِیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتجا کر رہے ہیں: مُعزّز شہزادے! میری گُستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خَیالی میں مُجھ سے بُھول ہو گئی، ہائے غَضب ہو گیا! جن کی نَعْلِ پاک میرے سَر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے (کندھے) پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قِیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پُوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنیں (یعنی نازُک کندھا) اِس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عِشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہو گی۔ کئی بار زَبان سے مُعاف کر دینے کا اِقْرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آخری اِلتجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعُوری (لاعلمی) میں ہونے والی خطا کا کَفّارہ جبھی اَدا ہو گا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا (کندھا) دُوں گا۔ اس اِلتجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہو گئیں۔ ہزار اِنکار کے بعد آخرِ کار مزدُور شہزادے کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ مَنظر کس قدر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القدر امام مزدُوروں میں شامِل ہو کر اپنی خُداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز، خُوشنُودیِ محبوب کی خاطر ایک گُمنام مزدور شہزادے کے

قدموں پر نثار کر رہا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سچّے عِشْقِ رسول کے صدقے ایک مخصوص خُوشبو کے ذریعے معلوم ہوگیا کہ پالکی اُٹھانے والے مزدُوروں میں کوئی سَیِّد زادے بھی ہیں اور پھر وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے عشق کا یہ نِرالا انداز دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا مقام اِتنا بلند ہے کہ عَرَب و عَجَم کے مشہور و معروف علمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اُن سے شرفِ بیعت حاصل کریں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فَخَر سمجھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حدیث روایت کرنے کی اجازت طَلَب کریں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مجدِّدِ وقت، ولیِ کامل اور عاشقِ رسول ہونے کی گواہی دیں، جنہیں کم و بیش پچاس(50)علوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی، جنہوں نے لُغْوی، مَعْنَوی، اَدَبی اور علمی کمالات پر مُشْتَمِل ذاتِ خُدا ،عظمتِ مُصْطَفٰے اور مُقَدَّس ہستیوں کے اَدَب و اِحْتِرام کا پاسبان ترجمۂ قرآن **"کنزُالایمان"** کیا، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس(6847)سُوالات و جوابات اور دو سو چھ(206)رسائل سے آراستہ تیس(30) جلدوں پر مشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656)صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ جن کے علمی مقام و مرتبے کا ثُبُوت ہے، جن کی علمی قابلیت اور فَصَاحت و بلاغت کے ہر طرف چرچے ہو رہے ہیں، جنہوں نے حرمین شریفین میں دو(2)دن کے مختصر عرصے اور وہ بھی بیماری کی حالت میں ایک زبردست اور تحقیقی رسالہ عربی میں لکھ کر، محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے علمِ غیب کے ثُبُوت پر دلائل کے اَنبار لگائے اور دُشمنانِ رسول کے دانت کھٹّے کئے، آج وہی امامِ عشق و مَحَبَّت عاجزی و اِنکساری کی تصویر

1 . . . انوارِ رضا، ص ۴۱۵ ملخصًا

بنے، سرِ عام ایک سیّد زادے کے حُضور گڑ گڑا کر مُعافی مانگ رہے ہیں اور خُود پالکی میں بیٹھنے کے بجائے سَیِّد زادے کو پالکی میں بٹھا کر پالکی کا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھا رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک عمل سے یہ مدنی پُھول بھی سیکھنے کو مِلا کہ ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر مُخاطب کرنا خلافِ اَدَب ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر پُکارنے کو بے اَدَبی شُمار فرماتے تھے حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعلِّقِین میں سے اگر کوئی اِس قسم کی بے احتیاطی کر بیٹھتا تو ناراضی کا اِظہار فرماتے اور آئندہ ساداتِ کرام کے اَدَب واِحتِرام کی تعلیم ارشاد فرماتے۔

غور کیجئے! جسے ساداتِ کرام کی عقیدت و مَحبّت اور اُن کے اِحتِرام کا اِس قدر لحاظ ہو، اُسے سَیِّدوں کے سردار، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس قدر والہانہ عشق ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشعار کا سہارا لیا جاتا ہے، کیونکہ اَشعار کے ذریعے اپنے دِلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے عشق کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ اِختیار فرمایا چُنانچہ عشق و مستی میں ڈُوب کر لکھے گئے کلاموں پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بنام "**حدائقِ بخشش**" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر، شریعت کے بالکل مُطابق ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نعتیہ اَشعار تحریر کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، نہ ہی ہر کسی کو اس کی اجازت ہے، نعتیہ شاعری کے لئے فَنِّ شاعری کے اُصولوں کے ساتھ ساتھ علمِ دین کی دولت اور کئی چیزیں ضروری ہیں، بہت سے ایسے شاعر جن کا دنیوی شاعری میں کوئی ثانی نہیں، مگر جب انہوں نے نعتیہ شاعری کے میدان میں قسمت آزمائی تو علمِ دین اور علمائے دِین کی صحبت سے مَحْروم ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ الامان والحفیظ۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ عام لوگ نعت شریف لکھنے کا خیال اپنے دل سے نکال دیں، کیونکہ یہ آسان کام نہیں۔

قربان جایئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کمالِ احتیاط پر کہ نعت لکھنے کے پورے طور پر اَہل ہونے اور فنِّ شاعری کے اُصولوں میں مہارت حاصل ہونے کے باوجود نعت شریف لکھنے کو ایک مُشکل کام کہا کرتے تھے چُنانچہ خُود ہی فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مُشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔[1]

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "کُفریہ کلِمات کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ 232 پر نعتیہ شاعری کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: یہ سُنّتِ صَحابہ ہے یعنی بعض صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) مَثَلًا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَغَیْرہ سے نعتیہ اَشْعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذِہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مُشکِل فَن ہے، اِس کے لئے ماہِرِ فَن، عالِمِ دین ہونا چاہئے، ورنہ عالِم نہ ہونے کی صورت میں رَدیف، قافیہ اور بَحر (یعنی شعر کے وَزن) وغیرہ کو نبھانے کیلئے خلافِ شان اَلفاظ ترتیب پا جانے کا خدشہ رہتا ہے۔ عام لوگوں کو شاعری کا شوق

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۷

چرانا مناسِب نہیں کہ نَثر کے مُقابلے میں نَظم میں کُفرِیّات کے صُدُور(یعنی واقع ہوجانے)کازیادہ اندیشہ رہتاہے۔اگرشرعی غلطیوں سے کلام محفوظ رہ بھی گیاتوفُضولیات سے بچنے کاذِہن بہت کم لوگوں کاہوتا ہے۔جی ہاں!آج کل جس طرح عام گفتگومیں فُضول اَلفاظ کی بھرمارپائی جاتی ہے،اِسی طرح بیان اور نعتیہ کلام میں بھی ہوتاہے۔[1] لٰہذاادَب کاتقاضاتویہی ہے کہ فَنِّ نعت سے ناواقِف اَفرادخُودسے نعتیں لکھنے کا شوق ہرگزنہ پالیں کہ اِسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب تک زندہ رہے،عِشْقِ رسول کے صدقے بارگاہِ مُصْطَفٰے سے حاصل ہونے والے اَنوار وتَجَلِّیات سے خُود بھی فیضیاب ہوتے رہے اور مخلوقِ خُداکو بھی فیضیاب کرتے رہے ،رحمتِ عالَم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِنایتوں کا سلسلہ صرف آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیات تک ہی مَحْدُود نہ رہابلکہ بعدِ وِصال بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر فضل وکرم کی بارشیں ہوتی رہیں۔چُنانچہ

دربارِرسالت میں انتظار

پچیّس(25)صَفَر المُظفّر کو بیْتُ المقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں اپنے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دربارِ رسالت میں پایا۔تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے عِظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین،دربار میں حاضِر تھے،لیکن مجلس میں خاموشی طاری تھی اور ایسامعلوم ہوتاتھاکہ کسی

1...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب،ص ۲۳۲

آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، حُضور! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں، کس کا اِنتظار ہے؟ سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**ہمیں اَحمد رضا کا اِنتظار ہے۔**" شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی، حُضُور! اَحمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں "**بریلی**" کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مولانا احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اُس عاشِقِ رسول کا اُسی روز (یعنی 25 صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو) وِصال ہو چُکا تھا، جس روز اُنہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ "**ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔**" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵-۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سَلام کی سنّتیں اور آداب

☆ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ☆ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو،

---

[2] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔☆ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔☆ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے۔☆ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فَرمانِ باصَفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔(شُعَبُ الایمان ج۶ ص ۴۳۳)☆ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ☆ السَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گی تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گی تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی☆ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں☆ سَلام کا جواب فَوراً☆ اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔☆ سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتی ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سناتی ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　**صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**